فہرست مضامین

ذِکرِ الْمُنَاجَاتِ و عَرضِ الْحَاجَات	:	امام محمد بن سعید بوصیریؒ	۱۱
اداریہ	:	عہد حاضر اور ہم	۱۳

گوشہ اُردو

۱۔ عہد حاضر میں اجماع کی اہمیت وافادیت ادلہ ثلاثہ کی روشنی میں	:	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	۲۵
۲۔ عہد حاضر میں لیزنگ کاروبار کا شرعی جائزہ	:	مفتی اقبال حسین صابری	۱۰۹
۳۔ انسانی اعضا کی پیوندکاری خرید وفروخت اور عطیہ کرنا	:	مفتی نعمت اللہ حقانی	۱۲۹
۴۔ طبی ضروریات کے لئے انتقال خون کا شرعی جائزہ	:	مفتی عظمت اللہ بنوی	۱۴۵
۵۔ مانع حمل جدید طریقوں کا شرعی حکم	:	عبدالقیوم ایڈوکیٹ	۱۶۵
۶۔ ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے نسب کے ثبوت کی شرعی حیثیت	:	پروفیسر ڈاکٹر نعیم بخاری	۱۸۱
۷۔ یوم سیاہ منانے کا شرعی حکم	:	سید باچا آغا صاحبزادہ	۱۸۹
۸۔ ریسرچ اسکالرز سے درخواست	:	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	۱۹۸

گوشہ تعارف و تبصرہ کتب ۲۰۵۔۲۱۰

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

- کتاب: Favourite Fruits and Vagetables of the Holy Prophet(ﷺ): Dr. Hakeem Fayyaz Ahmed
- کتاب: اسلامی ذبیحہ: مفتی اقبال حسین صابری
- کتاب: مریض کی نماز اور طہارت کے احکام: مفتی اقبال حسین صابری
- ماہنامہ رشد لاہور قراءات نمبر جلد سوم: چیف ایڈیٹر حافظ عبدالرحمٰن مدنی
- کتاب: حب رسول اور صحابہ کرامؓ (مظاہر محبت): حافظ محمد سعد اللہ
- کتاب: رؤیت ھلال کمیٹی اکابر علماء کرامی کی نظر میں: مفتی نعمت اللہ حقانی
- کتاب: رؤیت ھلال سائنسی اور فقہی تحقیق کی روشنی میں: مفتی ابوالحسن عظمت اللہ سعدی

گوشہ علمی و تعلیمی خبریں ۲۱۱۔۲۴۹

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم، ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

✿ پنجاب میں عربی کی لازمی تعلیم ختم۔ ✿ چاندبی بی کو کوڑے مارنے کی جعلی ویڈیوں: ڈاکٹر عامر لیاقت حسین: جنگ کراچی۔ ✿ پی ایچ ڈی کا معیار بہتر کرنے کے لئے مقالہ دو غیر ملکی ماہرین کی جانچ سے مشروط۔ ✿ اسلامی دنیا کے ۴۹ فیصد ممالک کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔

✿ غیر ملکی تبلیغی جماعتوں پر بھارت میں تبلیغ کرنے پر پابندی۔ ✿ خواتین کی ملازمت اور دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ۔ ✿ لال مسجد آپریشن کی مخالفت پر کمانڈوز نے کورٹ مارشل کیخلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا۔ ✿ حافظ قرآن کے بیس رعایتی نمبر ختم کرنے کا فیصلہ ذہین طلبہ کی حق تلفی ہے۔ ✿ وفاق المدارس کے تحت ملک بھر میں سالانہ امتحانات ۱۰ اسے ۱۶ جولائی تک ہونگے۔ ✿ سینکڑوں باحجاب معلمات اسکول سے برطرف: شام۔ ✿ برقعہ پہننے کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں: آسٹریلیا۔ ✿ برقعہ اوڑھنے پر خاتون پر جرمانہ: اٹلی۔ ✿ فرانس میں برقع پہننے والی خواتین کیلئے کوئی جگہ نہیں: نکولس سرکوزی صدر فرانس۔

اورنگی ٹاؤن آئی جے آئی کے سالار قاری عبدالحفیظ اور قاری اعجاز شہید۔ دہشتگردوں سے تعلقات رکھنے کے الزام میں سرکاری ملازمین کی برطرفی: خیبر پختون خواہ۔ پاکستان ہی نہیں ہر جگہ ماحول مذہبی ہوتا جارہا ہے: بی بی سی۔ اسکول اساتذہ کے ٹائم اسکیل کی بنیاد پر اگلے گریڈ میں ترقی کا نوٹیفکیشن جاری:۔ وفاقی وزیر ڈاکٹر فاروق ستار کے ہاتھوں ایوارڈ لینے سے طالبات کا انکار۔ کالجوں سے سیاسی چاکنگ و بینر ہٹانے کا حکم۔ ڈی جی ورجنل پر تنقید: وزیر تعلیم۔ مذہب پر تنقید روکنے کے لئے قانون منظور: اقوام متحدہ۔ دہشت گردی کے واقعات میں ہلاکتیں ۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۸ء۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ...... پاکستان کے نقصانات (ارب روپوں میں) اعداد و شمار وزارت خزانہ پاکستان ۲۰۰۸ء۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم کے پروگرام کو آگے بڑھانے پر توجہ دی جائے۔ اسکول اور کالجز میں ہفتے کے تین پیریڈ ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے مختص۔ جامعہ کراچی، ایم ایس کلیہ معارف اسلامیہ میں داخلے۔ اقرأ اُم القریٰ ماڈل اسکول کی سالانہ تقریب ۲۰۱۰ء۔ روداد جلسہ سیرت النبی ﷺ: جناح گورنمنٹ کالج ۲۰۱۰ء۔ روداد سالانہ تقریب قائد ملت کالج ۲۰۱۰ء۔ روداد تیسرا سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ عبداللہ کالج برائے خواتین ۲۰۱۰ء۔ پروفیسر ڈاکٹر اسحٰق منصوری صاحب نئے انچارج ڈین مقرر۔ چیف ایڈیٹر ممبر بورڈ آف اسٹڈیز فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز منتخب۔ پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج صاحب سے اظہار تعزیت۔ بورڈ آف اسٹڈیز، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی کی ہدایات برائے ممتحنین کا خیر مقدم

گوشہ علوم اسلامیہ انٹر نیشنل ۲۵۰۔۲۵۴

اشاریہ ششماہی مجلہ علوم اسلامیہ شمارہ نمبر ۱۱، کراچی

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی ۲۵۵۔۲۵۸

روزہ: قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۲۰۱۱ء کے پروگرام کا اعلان

گوشہ عربی

۱- فلسفة الفقة الاسلامی : مولانا سلمان احمد ۲۵۹

۲- العفوعن العقوبة الاستاذ الدکتور صلاح الدین ثانی ۲۷۳
فی ضوء القرآن والسیرة النبویة ﷺ

گوشہ سندھی

۱- ڪاروڪاري اسلام ڈاکٹر محمد ادریس آزاد ۳۱۷
جي روشنئي ۾

گوشہ انگلش

1- A Comparative study of Tamanna Imadi's 7
views on Talaq and its procedure and some other
Important Reflections of South Asian Scholars
Prof. Dr. Rehana Firdous

2- Importance of Charity (Zakat) in the 2[illegible]
System of Islamic Economics and Social Security-
a comparative study in the light of teachings of the
Prophet Muhammad Sallalahu Alaihe
Wassallam's!
Prof. Dr. Salahuddin Sani

3- Riba in a New Get-up ***85***
Mufti Ebrahim Desai

ذِكرِ الْمُنَاجَاتِ و عَرضِ الْحَاجَاتِ

دعاء و گزارش

يَآ اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ بزرگ (ذات) آپ ﷺ کے سوا میرا کوئی نہیں ہے، جس کی میں نزولِ قیامت کے وقت پناہ لوں۔

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

اے رسول اللہ ﷺ آپ کا جاہ و مرتبہ میرے بارے میں اس وقت بھی ہرگز تنگ نہ ہوگا جب خدائے کریم (بھی مجرموں کو سزا دینے کی غرض سے) انتقام لینے والے کی صفت سے متصف ہو جائے گا۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دنیا و آخرت آپ ہی کے جود و عطاء سے قائم ہیں اور لوح وقلم کا علم آپ ﷺ کے علوم میں سے ہے۔ یعنی دنیا کا قیام اور آخرت کا برپا کیا جانا ذاتِ رسالت پناہ ہی کے باعث ہوا اور لوحِ محفوظ پر قلم سے لکھا ہوا جو علم معرفت ہے وہ آپ ﷺ کے علوم کا ایک جزو ہے۔

يَانَفْسُ لَاتَقْنُطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ اِنَّ الْكَبَآئِرَفِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے میرے نفس، بڑے گناہوں کے باعث رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو کیونکہ اللہ کی مغفرت کے مقابل بڑے بڑے گناہ بھی چھوٹے اور معمولی گناہوں کی طرح ہیں اور رحمت الٰہی ان سے درگزر کرے گی۔

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقَسَمِ

امید ہے کہ میرے رب کی رحمت، جب وہ انہیں تقسیم کرے گا، تقسیم میں ہمارے گناہوں کے بقدر ہوگی یعنی ہمارے گناہ جتنے بڑے ہیں امید ہے کہ رحمت الٰہی بھی ہمارے حال پر اتنی ہی ہوگی اور یوں مغفرت سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

يَارَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اے میرے پروردگار! اپنے حضور میری امید کو برعکس نہ کر (یعنی میں نے تجھ سے جو امیدیں قائم کی ہیں انہیں پوری کر) اور (اپنے متعلق) میرے اعتقاد (عفو و درگزر) کو منقطع نہ کر (یعنی تجھ سے عفو و درگزر کی جو توقع ہے اسے ختم نہ کر)۔

وَاللُّطُفُ بِعَبْدِکَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ صَبْرًا مَّتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمِ

اے ہمارے رب دونوں جہانوں میں اپنے غلام پر لطف و کرم کر کیونکہ اس کا صبر ایسا ہے کہ جب اسے شدائد زمانہ پکارتے ہیں تو وہ شکست کھاجاتا ہے (یعنی اے اللہ! تیرے بندے کی قوت صبر مصائب کے مقابلے میں شکست خوردہ ہوچکی ہے، اس لئے اس پر لطف و کرم کر)۔

وَائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْکَ دَآئِمَةٍ عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍ وَّمُنْسَجِمِ

اے اللہ اپنے درود وسلام کے بادلوں کو اجازت دے کہ وہ نبی کریم ﷺ پر (درود و سلام کی) موسلادھار اور لگاتار بارش کریں۔

مَارَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ

اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا رہ جب تک کہ بادِ صبا بان کی لچک دار ڈالیوں کو ہلاتی رہے اور حدی خواں اونٹوں کو اپنے نغموں سے وجد میں لاتا رہے (یعنی جب تک یہ دنیا قائم ہے اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی بارش کرتا رہ)

ثُمَّ الرِّضَاعَنْ اَبِیْ بَکْرٍوَّ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

اے اللہ تیری رضامندی ہو، ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علیؓ سے جو سب شریف و کریم ہیں۔

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

اس کے بعد اے اللہ تو راضی ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ، ساتھیوں اور ان کی پیروی کرنے والوں سے جو تقویٰ والے، پاک سیرت والے، صاحب علم و عقل اور کریم ہیں۔

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا سَاَلْتُکَ الْخَیْرَ یَاذَاالْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

پھر اے اللہ اس قصیدے کے کہنے والے (بوصیری) کو بخش دے اور اس کے پڑھنے والے کی مغفرت کردے۔ اے جود و کرم والے اللہ میں نے تجھ سے بھلائی کا سوال کیا ہے۔

امام محمد بن سعید بوصیریؒ

ادار یہ:

عہد حاضر اور ہم

برصغیر کے اہل علم نے اسلامی فکر کے ارتقاء میں بھر پور کردار ادا کیا ہے۔ اسلامی علوم و فنون کی ترویج و اشاعت میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ خوش قسمتی سے برصغیر میں فقہ اسلامی مسلمانوں کی حکمرانی کے تقریباً تمام ہی ادوار میں ملکی قانون کے طور پر نافذ رہی ہے۔ نو آبادیاتی دور میں بھی جبکہ انگریزی قانون کی بالادستی رہی، ملکی عدالتیں پرسنل لاء میں فقہ اسلامی ہی کی پیروی کرتی رہیں۔ برصغیر میں مسلمانوں کی سیاسی بالادستی کا طویل دور اسلامی علوم اور خصوصاً فقہ اسلامی کی نشو ونما کے لئے مہمیز ثابت ہوا۔ علماء وفقہاء نے فقہ اور اصول فقہ کو اپنے خصوصی مطالعے کا موضوع بنایا۔ اس کے نتیجے میں متعدد معرکۃ الآراء تصانیف وجود میں آئیں۔ اصول فقہ میں برصغیر کے فقہاء نے بقدر استطاعت اپنا حق ادا کیا۔ مولانا محب اللہ بہاریؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف مسلم الثبوت اور اس کی شرح فواتح الرحموت انتہائی مقبول ہیں۔ ملا احمد جیون امیٹھویؒ کی نور الانوار شرح المنار بھی دینی مدارس اور تمام عصری جامعات میں پڑھائی جاتی ہے۔ تفسیرات احمدیہ بھی آیات الاحکام پر مشتمل ہونے کی وجہ سے فقہی حلقوں میں معروف ہے۔

برصغیر کے دینی مدارس کے نصاب میں فقہ کو ایک محوری حیثیت حاصل رہی ہے اس لئے یہاں تدریسی ضروریات کے تحت درسی کتب کی آسان شروح اور حواشی بھی لکھے گئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ قاسمیؒ نے قدوری پر جامع حاشیہ لکھا، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے اعلاء السنن اور مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے ترمذی شریف کی شرح معارف السنن فقہی اسلوب پر لکھی، اسی طرح مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب کی جدید فقہی مسائل پر اسی نام سے مشہور و معروف کتاب علمی حلقوں میں خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ برصغیر کے اہل علم نے فقہی متون کے اردو تراجم پر بھی قابل قدر کام کیا ہے، مثلاً قدوری، ہدایہ، بدائع الصنائع، اصول الکرخی، فتاویٰ عالمگیری، ہدایۃ المجتہد، کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

برصغیر میں علم افتاء بھی ہماری علمی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ ان میں فتاویٰ فیروز

شاہی، فتاویٰ تاتارخانی، فتاویٰ ابراہیم شاہی، فتاویٰ بابری، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ عزیزی، فتاویٰ رشیدیہ، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ علمائے اہلحدیث، کفایۃ المفتی، امداد الفتاویٰ اور فتاویٰ محمودیہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ یہ فتاویٰ جہاں مسلم معاشرے میں نئے تغیرات کی نشاندہی کرتے ہیں، وہاں علماء برصغیر کی نئے معاشرتی چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

انسانی زندگی میں فقہ کی اہمیت

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اسلامی احکام کا محور صرف پانچ امور ہیں، انسان کا نفس، دین، عقل، مال اور نسل ہیں۔ چونکہ انسان کی دنیاوی واخروی حیات اور اس کی بقاء کا مدار یہ پانچ چیزیں ہیں۔ اس لئے ان پانچ امور کے مصالح ومفاسد کے حصول کو ہی مقاصد احکام شرعیہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا فقہاء کرام نے اسلامی احکام کے انہی مقاصد ومصالح کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا اور مذکورہ پانچ امور کے بنیادی تقاضوں کی ضرورت، ان کے تحفظ سے متعلق امور کو حاجت، اور ان کی مناسبات کو مصالح سے تعبیر فرمایا، ظاہر ہے کہ انسانی ضروریات، حاجات اور مصالح سے فطرت انسانی متعین ہوں گی، اسلام نے انسانی فطرت کے موافق نظام پیش کیا ہے۔ اس لئے اسلام کو دین فطرت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسلام کے اجتہادی اصول وقواعد میں بھی انسانی فطرت کی پاسداری ہو، اجتہادی اصول انسانی فطرت کے جتنے قریب ہوں گے اتنے ہی مقاصد شرع کے پاسدار، اور انسان کے لئے آسانی اور وسعت کے حامل ہوں گے۔

فقہ حنفی کی امتیازی خصوصیات:

احکام شرعیہ کے بنیادی مقاصد انسانی فلاح اور اس کے مصالح کا حصول اور اس سے ضرر وفساد کا خاتمہ ہے، لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اصول فقہ کی تعریف میں انہی مقاصد کو بنیاد بنایا۔ چنانچہ آپ نے اصول فقہ کا مفہوم دوسرے آئمہ کرام کے پیش کردہ مفاہیم کی نسبت زیادہ وسیع انداز میں پیش کیا۔ دیگر آئمہ نے صرف احکام فرعیہ شرعیہ کو ہی اصول فقہ کی تعریف میں

شامل کیا، جبکہ امام صاحب نے:

معرفة النفس مالها و ماعليها

پر اصول فقہ کی بنیاد رکھی ہے۔ لہٰذا دیگر آئمہ کے اصول، انسان کے ظاہری افعال اور احکام کو محیط ہیں۔ جبکہ امام صاحب کے اصول انسان کے نفسیاتی امور اور احوال کو بھی شامل ہیں۔ اسی طرح دیگر آئمہ نے احکام میں صرف پانچ امور کو شامل کیا ہے۔ جبکہ امام کی تعریف مالہا و ماعلیہا سے اس کی اقسام زیادہ ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دیگر آئمہ کے نزدیک اباحت شرعیہ کے حکم کو تسلیم نہیں کیا گیا، جبکہ امام ابوحنیفہؒ کی تعریف کے مطابق اباحت اصلیہ اور اباحت شرعیہ کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ جس طرح دیگر آئمہ کے نزدیک فرض اور واجب میں فرق نہیں مگر امام صاحب نے ان دونوں میں فرق واضح کر کے واجب کو علیحدہ حکم قرار دیا ہے۔

امام صاحب کی تعریف اعتقادی امور کو بھی شامل ہے۔ جبکہ دیگر آئمہ کی تعریف سے یہ خارج ہیں۔ اسی طرح دیگر آئمہ کے اصول کا تعلق عام طور پر عبادات و معاملات اور مناکحات وغیرہ سے ہے، جبکہ امام صاحب کے اصول کا تعلق مذکورہ امور کی طرح سیاست مدینہ اور احکام سلطانیہ بلکہ اس سے بڑھ کر بین الاقوامی امور سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام میں حکومت خواہ کسی بھی مذہب و مسلک کی رہی ہو۔ مگر احکام سلطانیہ اور سیاسی امور میں ہر اسلامی حکومت نے فقہ حنفی ہی کو اپنایا ہے۔

اس کے علاوہ معاشرتی زندگی میں رسم و رواج، ضرورت اور حاجت، عام انسانوں کی سہولت اور اجتماعیت کو فقہ حنفی میں خصوصی اہمیت حاصل ہے، بلکہ یہ امور اصول و قواعد میں شامل ہیں۔ چنانچہ استحسان کی بنیاد انہی امور پر ہے اس لئے عرف اور تعامل الناس کو بھی احکام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے، اور ہر مسلمان کے قول و فعل کو ایک حد تک تحفظ دیا گیا ہے۔ حنفی اصولوں کے تحت حلال و حرام میں ترمیم سے بچتے ہوئے باقی احکام میں حتی الامکان عوام کی موافقت، سہولت اور ان کی اجتماعیت کو ترجیح دی جائے گی۔ بلکہ عامۃ المسلمین کے معاملات کو اس وقت تک درست قرار دیا جائے گا جب تک ممانعت پر کوئی شرعی دلیل متحقق نہ ہو۔

فقہ اور فطرت انسانی:

امام صاحب ایسے مسائل میں جہاں روایات مختلف ہوں یا کوئی نص نہ ہو تو عام طور پر وہاں پر فطری تقاضے کو وجہ ترجیح قرار دیتے ہیں، مثلاً مسواک کے متعلق "عند کل صلوٰۃ" کی روایت کے مقابلہ میں عند وضوء کل صلوۃ کو اس لئے ترجیح دیتے ہیں کہ یہ روایت فطری تقاضے کے قریب ہے۔ کیونکہ مسواک فطری طور پر منہ اور دانتوں کی صفائی کے کام آتی ہے، جبکہ صفائی طہارت ہے۔ لہٰذا مسواک وضوء کی سنت ہے۔ بخلاف دیگر آئمہ کے کہ وہ مسواک کو نماز کی سنت قرار دیتے ہیں۔ نماز میں قیام کے دوران ہاتھ زیر ناف، فوق ناف یا تحت صدر رکھنے سے متعلق روایات میں سے زیر ناف ہاتھ باندھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ انسان عادتاً وفطرتاً تعظیم کے موقع پر زیر ناف ہاتھ باندھے رہتا ہے۔ مطلقہ بائنہ کے نفقہ اور سکنی کے مسئلہ میں دیگر آئمہ کے مسلک کے خلاف اس کے لئے نفقہ اور سکنی دونوں کو واجب فرماتے ہیں۔ کیونکہ یہ فطری تقاضا ہے کہ اپنے حق میں پابند کرنے والا پابند شخص کی ضروریات کا کفیل ہوتا ہے اور یوں ہی مغرب میں شفق کا مسئلہ ہے کہ کیا یہ سرخی کا نام ہے یا سفیدی کا جس کے ختم ہونے پر مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی سورج کے فطری نظام کو پیش نظر رکھتے ہوئے احناف نے شفق بمعنی سفیدی کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب اور طلوع کے مراحل مساوی ہیں۔ اگر چہ ایک دوسرے کے برعکس ہیں، یعنی طلوع کے جو مراحل طلوع شمس سے پہلے ہیں وہ مغرب میں غروب کے بعد ہوتے ہیں۔

طلوع میں بیاض صادق، اور اس کے بعد سرخی پھر طلوع ہے ادھر غروب اس کے بعد سرخی پھر بیاض ہے، چونکہ سورج کے فطری نظام میں بیاض صادق فجر کے وقت میں شمار ہے اور لیل سے خارج ہے۔ لہٰذا غروب کا بیاض بھی مغرب کے وقت میں شمار اور لیل سے خارج ہوگا۔ جبکہ دیگر آئمہ نے شفق سے مراد سرخی لے کر بیاض کو عشاء کے وقت میں داخل کر دیا ہے۔

فقہ اور آسانی:

حنفی اصولوں کی بنیاد ہی اس امر پر ہے کہ عوام کو شدت اور تنگی سے بچایا جائے اور ان

سے کے لئے آسانی کی گنجائش پیدا کی جائے، چنانچہ شرعی احکام میں فرض وحرام یہ دو ایسے حکم ہیں، جن میں پابندی کے لئے شدت اور سختی ہے۔ مثلاً فرض کا انکار کفر اور اس کا ترک موجب فسق ہے۔ اسی طرح حرام کو جائز قرار دینا کفر اور اس کو کرنا موجب فسق ہے۔ اب اگر فرض وحرام کا دائرہ وسیع ہو تو عوام کے لئے حرج اور تنگی کا دائرہ وسیع ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کو عوام کے لئے یسر پسند اور عسر ناپسند ہے:

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کو پسند اور تنگی کو ناپسند کرتا ہے۔

اسی لئے امام صاحب نے فرض اور حرام کی تعریفات میں سخت قیود لگا کر ان کا دائرہ اور تعداد کم سے کم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ کے نزدیک فرض وحرام کا اثبات ایسی نص سے ہوگا جو ثبوت اور دلالت دونوں طرح قطعی ہو اور اگر کوئی نص اس معیار پر نہ ہو، مثلاً قطعی الثبوت ہو مگر قطعی الدلالت نہ ہو یا اس کے برعکس ہو، یا ثبوت اور دلالت دونوں میں قطعی نہ ہو تو ایسی نصوص سے فرض یا حرام ثابت نہ ہو سکے گا۔

جبکہ دیگر ائمہ کرام کے نزدیک فرض اور حرام کے لئے یہ سخت شرائط نہیں ہیں، جس کے نتیجے میں دیگر آئمہ کے ہاں فرائض ومحرمات کی تعداد زیادہ ہوگی، مگر امام ابوحنیفہ کے ہاں ہر شعبہ زندگی میں عام طور پر فرائض ومحرمات کی تعداد کم ہوگی، جس سے عوام الناس کو سہولت اور آسانی حاصل ہوگی اور نصوص کے ثبوت یا دلالت میں شبہ کا فائدہ عوام اور مکلفین کو حاصل ہوگا اور یوں ان کے لئے کفر اور فسق کے مواقع اور ذرائع کم ہو گئے۔ اسی طرح آپ کے وضع کردہ دیگر اصولوں کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے، تو ان میں بھی عوام پر شفقت کا پہلو نمایاں نظر آئے گا، مثلاً فرض کی ادائیگی آپ کے نزدیک جو سہولت اور آسانی ہے وہ دیگر آئمہ کرام کے ہاں نہیں کے تحت مامور بہ کے اطلاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر عمل کر لینا فرض کی کافی ہے، مثلاً نماز میں رکوع یا سجدہ کو ادا کرنے میں رکوع کے لئے منہ کے بل رسجدہ کے لئے زمین پر پیشانی کا لگا دینا کافی ہے، کیونکہ قرآن کریم میں رکوع اور سجدہ علق ہے اور اس میں کسی مزید قید کا ذکر نہیں ہے۔ لہٰذا رکوع وسجود کو ادا کرنے کے لئے رکوع

وسجدہ کے معنی کا مطلقاً تحقق، فرض ادا کرنے کے لئے کافی ہے۔اس سے زائد مثلاً طمانیت یا اعتدال یا کسی اور رکوع کی ادائیگی میں یہ زائد امور فرض نہ ہوں گے۔یوں امام ابوحنیفہ کے ہاں فرض کی ادائیگی میں سہولت اور آسانی ہوگی، کیونکہ اطلاق میں وسعت ہے جبکہ تقید میں عسر اور تنگی ہے۔دیگر آئمہ کے ہاں رکوع اور سجدہ کے فرض کو ادا کرنے کے لئے طمانیت کی زائد کیفیت فرض ہے۔جس سے مکلف کو رکوع یا سجدہ کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا ہوگا۔

امام صاحب نے نمازوں کے اوقات میں نماز کی ادائیگی کے لئے اسی وقت کو افضل قرار دیا، جس میں فطری طور پر انسان کے لئے سہولت ہو جبکہ دیگر آئمہ کرام کے ہاں مطلقاً ہر نماز میں تعجیل افضل ہے امام صاحب کے ہاں موسم، اوقات اور نمازی کے حال کے اختلاف سے فضیلت مختلف ہوتی جائیں گی۔

فقہ اور شخصی آزادی:

امام صاحب کے اجتہادی قواعد میں شخصی آزادی کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔آپ نے ہر پہلو میں شخصی آزادی کا تحفظ فرمایا ہے اور کسی طاقت کی مداخلت کے بجائے۔شخصیت سازی میں اخلاقی احساسات کو اجاگر کرنے کے قائل تھے تاکہ قانونی جبر کی بناء پر بغض وعناد کی فضا پیدا نہ ہو، چنانچہ آپ نے عاقل بالغ مرد وعورت کو ولی کی مداخلت کے بغیر نکاح کی اجازت دی ہے، جبکہ دیگر ائمہ نے ولی کی مداخلت کو ضروری قرار دیا ہے۔

ولایت نفس کو تحفظ دیتے ہوئے آپ نے حرہ عاقلہ کا بالغہ لڑکی کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے۔جبکہ باقی تمام آئمہ کرام لانکاح الابولی کے تحت کسی قریبی مرد ولی کے بغیر اس کو نکاح کا اختیار نہیں دیتے، جبکہ امام صاحب کے نزدیک ولی کی یہ پابندی صرف نابالغہ، مجنونہ اور لونڈی کے لئے ہے۔

حنفی فقہ میں حقوق کا تحفظ بھی اہم مسئلہ ہے۔چنانچہ حنفی مذہب میں ''قضا علی الغائب'' کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اس میں غیر حاضر شخص کے حقوق پامال ہونے کا خطرہ ہے، جبکہ دیگر آئمہ کرام کے نزدیک ''قضا علی الغائب'' جائز ہے۔اسی طرح حقوق زوجیت میں قاضی یا

حاکم کو اس وقت تک فسخ نکاح کے لئے مداخلت کا اختیار نہیں، جب تک نکاح کے بنیادی مقاصد کی ادائیگی کا امکان باقی ہے۔ مگر بعض دیگر آئمہ کرام بعض وقتی شکایت کی بناء پر بھی قاضی کو فسخ نکاح کا اختیار دیتے ہیں۔

ملکیت میں تصرف کی آزادی:

اپنی ملکیت میں تصرف کی آزادی بھی فقہ حنفی کی ایک خصوصیت ہے، مثلاً جب کوئی لڑکا اپنے بلوغ میں کامل ہو جائے مگر اس کے باوجود فضول خرچی سے باز نہیں رہتا۔ دیگر آئمہ کرام کے نزدیک قاضی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس فضول خرچ لڑکے کو اپنے مال میں تصرف سے محروم (مجور) کر دے، مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک قاضی کو یہ اختیار نہیں کہ بلوغ کامل کے بعد کسی شخص کو اپنے مال میں تصرف سے محروم کر دے، اگر چہ قاضی کو اس صورت میں دیگر تادیبی کاروائی کا اختیار ہے، مگر کسی عاقل بالغ کے حق تصرف کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح دیوالیہ کی صورت میں مقروض کے متعلق بھی دیگر آئمہ کی یہی رائے ہے کہ قاضی اس کو اپنی ملکیت میں تصرف سے محروم کر سکتا ہے، مگر امام اعظم کے نزدیک دیوالیہ مقروض کو بھی اپنی ملکیت میں تصرف سے محروم کرنے کا اختیار قاضی کو نہیں ہے، اگر چہ یہاں بھی قاضی کو دیگر کارروائی کی اجازت ہے۔

فقہ اور حریت فکر:

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حریت فکر کے زبردست حامی تھے، ان کا موقف یہ تھا کہ ایک عالم کو آزادی فکر کا حامل اور اپنی سوچ میں آزاد منش ہونا چاہئے۔ اسی لئے آپ کا موقف ہے کہ عالم کو چاہئے کہ وہ حکومت کی ملازمت سے آزاد رہے، بلکہ اس کو خلیفہ وقت یا اس کے کسی ماتحت سے کوئی ہدیہ یا وظیفہ وغیرہ قبول نہیں کرنا چاہئے تا کہ وہ اپنی سوچ و فکر میں آزاد رہ سکے اور کلمہ حق کہنے میں بے باک رہ سکے، چنانچہ آپ نے اپنی زندگی میں حکومت کی طرف سے متعدد پیش کشوں کو ٹھکرا دیا اور اپنی فکری آزادی کے تحفظ میں جان تک قربان کر دی۔

فقہ اور معاشرتی عرف وتعامل:

امام اعظم نے انسان کے قول وفعل کو ایک حد تک قانونی تحفظ دیتے ہوئے عرف اور تعامل کو بھی احکام کی بنیاد قرار دیا تا کہ انسانی احترام کے پیش نظر اس کے وضع کردہ امور کو مہمل ہونے سے بچایا جاسکے۔ یہی وجہ ہے کہ حنفی اصولوں کے تحت حلال وحرام میں ترمیم سے بچتے ہوئے حتی الامکان عامۃ الناس کے معاملات کو درست قرار دیا گیا ہے، بلکہ ان امور میں اس وقت تک عوام کی موافقت کی جائے گی، جب تک ان کی ممانعت پر کوئی شرعی دلیل متحقق نہ ہو۔

عرف وتعامل کے اعتبار سے جہاں احناف کے ہاں بہت سے معاشرتی مسائل حل ہوتے ہیں۔ وہاں اس سے انسانی قدروں کے احترام کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے انسان من حیث الانسان مسلمان ہو یا کافر، عالم ہو یا جاہل اس کے قول وفعل کو تحفظ اور مجموعی انسانی معاشرہ کو معاشرتی امور میں ایک طرح سے مقنن کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

فقہ اور انسانی وقار:

امام ابوحنیفہؒ نے احترام انسانیت کو دستور قرار دیتے ہوئے اہم فیصلے فرمائے۔ آزاد عورت کے مہر کے مسئلہ میں دیگر ائمہ کے برخلاف آپ کا خصوصی موقف یہ ہے کہ اس کے مہر کا گراں قدر ہونا شرعی حق ہے، جس میں کسی انسان کو بلکہ خود عورت کو بھی مداخلت کا اختیار نہیں، لہٰذا کسی ولی یا خود عورت کو یہ اختیار نہیں کہ وہ بغیر مہر یا شرعی مقدار سے کم یا مہر میں مال کے بغیر کسی اور شرط پر نکاح کر سکے۔ کیونکہ انسانی جزیا حصہ سے انتفاع یا اس کا استعمال احترام انسانیت کے منافی ہے۔

خود خالق و مالک نے نکاح کی صورت میں انسانی جزء سے انتفاع کی اجازت بعض ضروری مقاصد کے لئے دی ہے، جو کہ ایک استثنائی صورت ہے۔ جس کو مالی معاوضہ کے ساتھ مختص کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ استثنائی صورت اپنی خصوصیات کے بغیر متحقق نہ ہوگی، ورنہ احترام انسانیت کے دستور کی خلاف ورزی لازم آئے گی، اسی قاعدہ کی بناء پر امام صاحبؒ نے چوری میں

قطع ید کو بھی گراں قدر مال کی چوری سے مشروط کیا ہے۔ ورنہ معمولی مال کی چوری پر قطع ید انسانی احترام کے منافی ہے۔ کرامت انسانی کو دستور قرار دیتے ہوئے آپ نے جہاد میں گھوڑے کی شرکت پر غنیمت میں سے گھوڑے کے لئے مجاہد کے مقابلے میں دوگنے حصہ کی مخالفت کرماتے ہوئے فرمایا کہ انسان کے مقابلہ میں حیوان کو کسی بھی صورت میں اعزاز نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اس سے انسانی احترام واکرام کا دستور متاثر ہوتا ہے۔

آپ نے ان ممکنہ مسائل کے لئے بھی ضابطے وضع فرمادیئے جن کا وجود آپ کے زمانہ بلکہ بعد تک بھی نہیں تھا، تاکہ مستقبل میں پیدا ہونے والے مسائل کو ان ضوابط کے تحت حل کرلیا جائے، چنانچہ فرضی جزئیات کی بنیاد پر اصول وضع کرنے کے بارے میں جب امام صاحب سے سوال کیا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے مسائل کا وجود نہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم ابتلاء اور تکلیف کے وقوع سے قبل ہی اس کا حل پیش کردینا چاہتے ہیں۔

گویا فقہ حنفی میں اتنی لچک اور پیشگی پیش بندی ہے کہ قیامت تک زمانہ کی رفتار کا ساتھ دے سکتی ہے۔

حصول آزادی کے بعد فطری طور پر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں فقہ اسلامی کی توسیع و ترقی کے لئے زیادہ منظّم کوششیں ہوئیں۔ ملک میں فقہ اسلامی کی بنیاد پر متعدد قوانین مرتب کئے گئے، جن میں قوانین حدود، قانون شہادت وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کا اسلامی معاشرے کی فقہی رہنمائی میں ایک نمایاں کردار رہا ہے۔ ان اداروں کی آراء اور فیصلے فقہ اسلامی کے دامن کو وسعت دینے کا باعث بنے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے تحت قائم ہونے والی شریعہ اکیڈمی نے ججوں اور قانون دانوں کو اسلامی فقہ سے متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں مولانا مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی قائم کردہ اسلامی فقہ اکیڈمی جدید دور کے پیدا کردہ مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے سب سے آگے ہے۔

اس پس منظر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ فقہ کی توسیع وترقی کے لئے کی جانے والی

ان کوششوں میں اضافہ کیا جائے، اس مقصد کے لئے علوم اسلامیہ کا جدید فقہی تحقیقات پر مشتمل خصوصی نمبر شائع کرنے کا اعلان کیا گیا اور علماء و مفتیان کو درج ذیل عنوانات پر مقالات تحریر کرنے کی دعوت دی گئی، جن مقالات کو ایگزامنر نے قابل اشاعت قرار دیا وہ اس مجلہ میں پیش خدمت ہیں۔

مقالات کے لئے درج ذیل عنوانات ارسال کئے گئے تھے:

۱) طبی اخلاقیات شرعی نقطہ نظر سے۔
۲) طبی جنایات/ جرائم وضمان کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ
۳) جدید میڈیکل سائنس اور متعلقہ فقہی تحقیقات
۴) کاروکاری اور غیرت کے نام پر قتل کی شرعی حیثیت
۵) بچوں کی پیدائش کے بارے میں سائنسی اور قرآنی تحقیقات
۶) تعزیری سزاؤں کا حکم اوران کا دائرہ وسعت
۷) طب جدید کی روشنی میں متعدی امراض اس کے اثرات وفروغ کا شرعی جائزہ
۸) ایڈز و دیگر متعدی و مہلک امراض کی وجہ سے فسخ نکاح و دیگر احکامات
۹) گردہ و دیگر اعضاء کے انتقال اور پیوند کاری کا شرعی جائزہ
۱۰) سیروگیٹ مادر (متبادل) کا شرعی حکم
۱۱) اسقاط حمل کا شرعی حکم
۱۲) غیر مسلم جج یا عدالت کے فیصلوں کا مسلمانوں پر نفاذ اور اس کے دائرہ کار کا شرعی جائزہ
۱۳) غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت اور اس کے استعمال کا شرعی حکم
۱۴) بھوک ہڑتال اور تعلیمی و ملازمتی عمل کے بائیکاٹ کا شرعی حکم
۱۵) خواتین کو قید کرنے کا حکم اور اس کا شرعی جواز
۱۶) قیدی کے حقوق (ملزم سے مجرم تک)
۱۷) بچوں کی ملازمت

۱۸) بچوں کو قید کرنے کا حکم اور اس کا شرعی جواز

۱۹) استخارہ، علم نجوم، پیش گوئی ودست شناسی کے پروگراموں کا انعقاد اور ان کی نشر و اشاعت کا شرعی جائزہ

۲۰) آئمہ اربعہ میں سے کسی امام کی رائے کو اختیار کرنے کا حکم اس کی ضرورت اور وسعت

۲۱) خواتین سے متعلق عہد حاضر کے جدید مسائل

۲۲) ڈرائیونگ، ملازمت،

۲۳) خواتین اور اسپورٹس

۲۴) مردوں اور خواتین کا مقابلہ حسن ومقابلہ تن سازی وفیشن شو وغیرہ

۲۵) میڈیا ٹرائل کا شرعی جائزہ (یعنی فقط الزام کی بنیاد پر پروپیگنڈا کرنا)

۲۶) عصر حاضر میں لیزنگ کے کاروبار کا شرعی جائزہ

۲۷) اسٹیٹ ایجنسی سے متعلق کاروبار کے شرعی احکام

۲۸) نظریہ ضرورت واباحت کی حدود وقیود کا شرعی جائزہ

۲۹) موجودہ دور میں عدالتی خلع کا شرعی جائزہ

۳۰) ہاؤسنگ قرضوں کی شرعی حیثیت

۳۱) جرمانہ وتعزیر بالمال کی شرعی حیثیت اس کی حد اور وسعت

۳۲) پولیو ویکسین اور اس کے استعمال پر سائنسی اور فقہی تحقیق

۳۳) شیئرز وحصص کی خرید وفروخت قرآن وسنت کی روشنی میں

۳۴) پوسٹ مارٹم کا شرعی جواز

۳۵) ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا شرعی حکم

[illegible]) انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت

عہد حاضر کے حوالہ سے نکاح میں کفو کے تصور کا شرعی جائزہ اور وسعت کی حدود

خودکش اور فدائی حملے شریعت کی روشن میں

۴) قیدیوں پر تشدد اور اس کی حدود

۴۰) انسانوں کا اغواء اور ان کی خرید وفروخت کرنے والوں کی سزا
۴۱) آپریشن کی اقسام اور ان کے شرعی احکام
۴۲) دن دھاڑے موبائل، گاڑی، قیمتی اشیاء چھیننے اور چوری کرنے والوں کی شرعی و تعزیری سزائیں
۴۳) جدید طبی مسائل مثلاً، انتقال خون
۴۴) اعضاء کی پیوند کاری
۴۵) حمل کے جدید ذرائع، حمل کی شناخت کے جدید طریقہ کار
۴۶) آلات جدیدہ کا استعمال اور ان کا شرعی حکم
۴۷) عہد حاضر کی جدید شہادتیں ویڈیو کیمرہ، آنکھ سے شناخت، انگلیوں سے شناخت، جانوروں سے شناخت۔
۴۸) عہد حاضر کے بین الاقوامی قوانین ورواجات۔
۴۹) امور خارجہ اور غیر مسلم حکومتیں۔
۵۰) مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں سے دفاعی معاہدہ وتعاون،
۵۱) خواتین کا تنہا سفر
۵۲) خواتین کو طلاق کا اختیار
۵۳) خواتین کی میک اپ کے جدید طریقے
۵۴) تبلیغ کے لئے میڈیا کے جدید ذرائع کو اختیار کرنے کا حکم

ان عنوانات پر دوبارہ اہل علم کو مقالات تحریر کرنے کی دعوت دی جارہی ہے، جسے انشاء اللہ دوسرے فقہ نمبر میں شائع کیا جائے گا۔

چیف ایڈیٹر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی